روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
منگل 21- مارچ 2000ء - 14 ذی الحج 1420 ہجری - 21 امان 1379 ھش جلد 50-85 نمبر 65

عزت تقویٰ سے ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہے

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب نمبر 1)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب' خود پسندی' مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے۔ اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (بری باتوں کو ایسی باتوں سے دور کرو جو نہایت خوبصورت ہوں)

اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے' تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے' لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 50)

ھ۔ تکبر

احباب جماعت کی خدمت میں ضروری گذارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری' سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں' کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گذشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بہ گاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

مرکزی امتحان سہ ماہی اول 2000ء انصار اللہ

مرکزی امتحان سہ ماہی اول 2000ء کے پرچہ جات مجالس کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ مجالس سے درخواست ہے کہ انصار سے پرچہ جات حل کروا کے جلد مرکز ارسال کریں۔

سہ ماہی اول 2000ء کا نصاب درج ذیل ہے۔

ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر 20 نصف آخر
کتاب "سبز اشتہار" از حضرت مسیح موعود
کتاب "صداقت اسلام

نصاب سہ ماہی دوم 2000ء اپریل تا جون 2000ء درج ذیل ہے اور یہ شعبہ تعلیم میں مہیا ہے مارچ کے آخری ہفتہ میں یہ کتب حاصل کرلیں۔

ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر 21 نصف اول
کتاب "شہادۃ القرآن از حضرت مسیح موعود
کتاب "صداقت احمدیت از حضرت مصلح موعود

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ - پاکستان)

تمام پاک اعتقادات اور صالح اعمال کا نام تقویٰ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

(کلام الٰہی) میں جس قدر زور تقویٰ اختیار کرنے پر دیا گیا ہے اتنا کسی اور حکم کے متعلق نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقویٰ کسی ایک نیک بات یا پاک اعتقاد یا صالح عمل کا نام نہیں بلکہ تمام اعمال کی کیفیت کا نام ہے۔ تمام نیک اقوال کی کیفیت کا نام ہے۔ تمام پاکیزہ اعتقادات جو رکھے جاتے ہیں ان کی کیفیت کا نام ہے۔ اس کا تعلق ہر قول اور ہر اعتقاد اور ہر فعل کے ساتھ ہے جو صالح ہو۔ نیک اور پاک ہو۔ شروع میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں (۔) بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کیا۔ یہ بیان کرنے کے بعد کہ الکتاب تم پر نازل کی جارہی ہے جس کے اندر کوئی ریب راہ نہیں پاسکتا۔ ایک کامل اور مکمل ہدایت نامہ جس کے بغیر ہم حقیقی معنی میں نہ دنیوی ارتقائی منازل طے کرسکتے ہیں نہ روحانی بلندیوں تک پہنچ سکتے ہیں وہ (۔) اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جارہا ہے۔ الکتاب اور لاریب فیہ اس کی صفات ہیں لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ (۔) ایک ہدایت نامہ ایک نہایت ہی حسین تعلیم' ایک ایسی دینی تعلیم جو زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچانے والی ہے تمہارے ہاتھ میں دی جارہی ہے۔ لیکن یہ نہ بھولنا کہ یہ دینی تعلیم صرف ان لوگوں کو کامیابی تک پہنچانے والی ہے جو مضبوطی کے ساتھ تقویٰ کو اختیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بڑی نمازیں پڑھنے والا ہو' اگر کوئی شخص بظاہر اپنے مال کو مستحقین میں بڑا ہی خرچ کرنے والا ہو' اگر کسی شخص کی زبان نہایت ہی میٹھی ہو' اگر کوئی بظاہر انتہائی ہمدردی اور خیرخواہی کرنے والا ہو لیکن اگر اس کے یہ اعمال تقویٰ کی بنیادوں پر قائم نہیں کئے جاتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہوسکتے اس لئے باوجود اس کے کہ مکمل ہدایت نامہ ہے پوری طرح اس پر عمل کرکے بھی اگر تقویٰ سے خالی ہو کامیابی کو تم نہیں پاسکتے۔ کامیابی کو وہی پائیں گے جو تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے دینی احکام کی پابندی کریں گے۔

(از خطبہ یکم مارچ 1968ء)

اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 93

کلاس نمبر 199

نظم

ایک بچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا کلام مترنم آواز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم
سب نبیوں میں افضل و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نام محمد کام مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ہادیٔ کامل رہبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے جلوہ حسن کے آگے شرم سے نوروں والے بھاگے
مہرو ماہ نے توڑ دیا دم۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اک جلوے میں آناً فاناً۔ بھر دیا عالم کر دیئے روشن
اتر دکھن پورب پچھم۔ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا جزاکم اللہ۔ بہت اچھا

کلام مسیح موعود

ایک اور بچی نے حضرت مسیح موعود کے معروف کلام کا ایک بند مترنم آواز میں پڑھا۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی

سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سبحان من یرانی

خدا کے سامنے

عزیزہ شوکت ہادی صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ترنم اور سوز کے ساتھ پڑھا۔

اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

ایک مخلص خاندان

محترمہ امۃ الشافی صاحبہ کے متعلق فرمایا:۔

ان کے والد ڈاکٹر حفیظ منظور بھٹی صاحب اور ان کی جو امی ہیں انہوں نے جو ہومیو پیتھک کے کام میں اتنی جماعت کی خدمت کی ہے۔ کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ یہ سارا خاندان بیٹی' بیٹے خود دن رات محنت کر کے دوائیاں بناتے ہیں۔ اور ساری دنیا کے لئے دوائیوں کا سٹاک بناتے ہیں۔ جگہ تلاش کرتے ہیں جہاں سے سستی چیز ملے جو ایک سو ڈبے بنتے ہیں اگر ان میں ایک سو شیشیاں ہوں تو دس ہزار بوتلیں بنیں گی

پھر اس کے علاوہ لیکوڈ کے ڈبے بھی اور گولیوں کے ڈبے بھی۔ اور پھر ڈبے بھی بنانا اور شیشیوں میں پیک کرنا اس کو بنانا۔ بے شمار کام ہے چپ کر کے یہ خاندان اپنے آپ کرتا رہا ہے۔ کیسے پیارے خاندان اللہ میاں نے احمدیت کو دیئے ہیں۔ یہ کام لگتا ہے کچھ بھی نہیں شور ہی نہیں پڑ رہا خود بخود ہو رہا ہے۔ مگر نیک لوگوں کی وجہ سے یہ کام خود بخود چل پڑتے ہیں۔ قانون قدرت کی طرح۔ یہ تعارف ہے اس خاندان کا تاکہ آپ لوگ ان لوگوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

محترمہ امۃ الشافی صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کے کلام میں سے چند اشعار نہایت درجہ درد اور سوز سے پیش کئے۔

اے حب جاہ والو یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں

اس رخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا
جنت بھی ہے یہی کہ ملے یار آشنا

ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو
نفس دنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

وہ رہ' جو یار گم شدہ کو ڈھونڈ لاتی ہے
وہ رہ جو جام پاک یقیں کا پلاتی ہے

تعارف

حضور انور نے محترمہ عصمت صاحبہ کا تعارف کچھ اس طرح کروایا۔

یہ ہماری مہمان ہیں ہارٹلے پول سے آپا منصورہ (جو ہماری آپا طاہرہ صدیقہ کی بڑی بہن ہیں) اور عبداللہ ڈاہری صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں۔ عبداللہ ڈاہری صاحب نواب شاہ کے رئیسوں میں سے تھے۔ اور چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے۔ دل کا شاید دورہ پڑا تھا۔ بہت اچھے آدمی تھے۔ بڑے مخلص اور قربانیاں بھی کرنے والے بہت نیک آدمی تھے میرے ساتھ ان کی بڑی دوستی تھی ان کے بچوں سے بھی تھی مگر ان کے ساتھ الگ تعلق تھا ان کی امی ان کے اباد غیرہ اس خاندان سے تو ویسے ہی ہمارا پرانا تعلق ہے یہ عصمت اس خاندان کی بیٹی ہیں یہ آج ہماری مہمان ہیں۔

محترمہ عصمت صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کے کلام میں سے ترنم کے ساتھ تھوڑا سا حصہ پیش کیا۔

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہ نما ہے

ایک اور نظم

اب عزیزہ مریم صدیقہ اپنی آواز کا نمونہ پیش فرمائیں گی۔ ان کا نام ہماری ایک امی مریم صدیقہ نے رکھا ہوا ہے جب یہ پیدا ہوئی تھیں تو ان کے ابا یا امی نے خط لکھا کہ ہمارے ہاں ایک بہت اچھی بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ اس کا نام رکھیں حضور نے فرمایا:۔

ہم ان کو چھوٹی آپا کہتے ہیں حضرت آپا مریم صدیقہ۔ تو انہوں نے اس کو اپنا ہی نام دے دیا۔ تو اس لئے اس کو ہم اب مریم کہتے ہیں۔

میری جانب بھی ہو اک نگاہ کرم
اے شفیع الوریٰ خاتم الانبیاء

آپ نور ازل آپ شمع حرم
آپ شمس الضحیٰ خاتم الانبیاء

نور حق من و عن مایہ جان و تن
مرحبا مرحبا خاتم الانبیاء

فرمایا:۔ جزاکم اللہ مرحبا۔

مصلح موعود کا کلام

عزیزہ شاہدہ صاحبہ بنت محمد اسماعیل صاحب آڈو المعروف بڑا بچہ نے حضرت مصلح موعود کا کلام ترنم سے سنایا۔

ہے دست قبلہ نما لا الہٰ الا اللہ
ہے درد دل کی دوا لا الہٰ الا اللہ

کسی کی چشم فسوں ساز نے کیا جادو
تو دل سے نکلی صدا لا الہٰ الا اللہ

جو پھونکا جائے گا کانوں میں دل کے مردوں کے
کرے گا حشر بپا لا الہٰ الا اللہ

قریب تھا کہ میں گر جاؤں بار عصیاں سے
بنا ہے ٹیک عصا لا الہٰ الا اللہ

بروز حشر سبھی تیرا ساتھ چھوڑیں گے
کرے گا ایک وفا لا الہٰ الا اللہ

ہزاروں بلکہ ہیں لاکھوں علاج روحانی
مگر ہے روح شفا لا الہٰ الا اللہ

جزاکم اللہ آپ نے تو کمال کر دیا۔

ہجر میں کرب کے پہلو نہیں دیکھے جاتے
ہم سے اس شخص کے آنسو نہیں دیکھے جاتے

ہیچ ہو جاتی ہے ہر چیز ہی اس کے آگے
چاند نکلا ہو تو جگنو نہیں دیکھے جاتے

اس کو محسوس بھی کرتے ہیں دل و جاں کے قریں
ہم فقط پھول کی خوشبو نہیں دیکھے جاتے

اس نے سینہ میں سمیٹا ہے ہر اک شخص کا غم
اب وہی تیر ترازو نہیں دیکھے جاتے

سرِ میدان سبھی لوگ ہدف ہوتے ہیں
رن پڑا ہو تو من و تو نہیں دیکھے جاتے

لبِ دریا ہے وہی معرکہ درپیش ہمیں
جس میں سر گرتے ہیں بازو نہیں دیکھے جاتے

ڈاکٹر پرویز پروازی

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

لئیق اکرم چٹھہ صاحب

حضرت منشی برکت علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

آپ کی ولادت 1872ء میں بستی شیخ ضلع جالندھر میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار میاں محمد فاضل صاحب آپ کی طفولیت ہی میں داغ مفارقت دے گئے۔ آپ نے طبیعت ذہین پائی تھی۔ آپ وجیہہ شکیل اور باوقار اور سنجیدہ طبع تھے۔ آپ عادات میں سادہ، نرم خو، سنجیدہ طبع اور باوقار تھے۔ 1901ء میں آپ نے اور آپ کے جلد بعد آپ کی والدہ محترمہ اور اہلیہ محترمہ نے احمدیت قبول کرلی۔ آپ عرصہ دراز تک جماعت احمدیہ شملہ کے امیر رہے اپنے زمانہ امارت میں بہت سی اہم خدمات انجام دیں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد ایک لمبا عرصہ مرکز سلسلہ میں آنریری جائنٹ ناظر مال کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ آپ علم دوست، مخیر اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والے تھے۔

قبول احمدیت

آپ بیان کرتے ہیں کہ جہاں تک مجھے یاد ہے سب سے پہلے 1900ء میں جب میں شملہ میں تھا مجھے احمدیت کے متعلق باتیں سننے کا اتفاق ہوا۔ اتفاق سے میں مجرد رہتا تھا۔ اور ایسی جگہ رہتا تھا۔ جہاں دو چار کمرے پہلو بہ پہلو تھے ایک برآمدہ تھا اور وہاں ایک ایک دو دو کرکے ہم رہتے تھے۔ ایک کمرہ میں دو تین احمدی دوست تھے۔ اور باقی سب غیر احمدی تھے۔ اخراجات کی کفایت کی غرض سے ہم نے میس بنایا ہوا تھا جہاں کھانے کے اوقات میں ہم سب اکٹھے ہوتے تھے تو احمدیت کا ذکر چھڑ جاتا۔ طبعی طور پر طبیعت میں رشد تھا۔ کئی کتب میرے زیر مطالعہ تھیں۔ ان دنوں ہمارے درمیان زیادہ تر وفات مسیح کے مسئلہ پر گفتگو ہوا کرتی تھی عربی مجھے زیادہ آتی نہ تھی۔ ہاں قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیا کرتا تھا۔ احمدی دوست عموماً آیات قرآنیہ سے حوالہ دیتے تھے۔ گو غیر احمدی دوست میری خوب پیٹھ ٹھونکتے اور کہا کرتے تھے کہ تم خوب احمدیوں کی خبر لیتے ہو۔ حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ میرے دلائل کمزور ہیں.. چنانچہ میں نے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا شروع کیا اور میں سچ کہتا ہوں کہ وہ احمدی دوست تو وفات مسیح پر دس پندرہ آیات سے استدلال کرتے تھے لیکن مجھے یوں محسوس ہوا کہ قرآن کریم میں کئی اور ایسی آیات ہیں کہ جن سے وفات مسیح پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔ انہی دنوں میں نے مخالفین احمدیت کے بعض اشتہارات دیکھے ایک بہت بڑا اشتہار شائع ہوا جس میں حضرت مسیح موعود کی کتب سے حوالہ جات جو 24 کی تعداد میں تھے پیش کئے گئے کہ ان کی وجہ سے مرزا صاحب کافر اور ملحد قرار دیئے گئے ہیں مجھے بعض غیر احمدیوں نے احمدیوں کے ساتھ بحث پر اکسایا لیکن میں نے کہا کہ اس طرح لطف نہ آئے گا جن کتابوں کے حوالہ جات یہاں دیئے گئے ہیں وہ مہیا کرو میں اس اشتہار کا خود ان حوالوں سے موازنہ کرکے دیکھوں گا اور جب میں نے موازنہ کیا تو کیا دیکھا کہ بعض حوالے تو درست تھے لیکن اکثر حوالے ایسے تھے کہ جن میں اپنے مطلب برداری کے لئے قطع و برید کی گئی تھی۔ اس سے مجھے مخالفین سے بدظنی محسوس ہوئی اور حضرت مسیح موعود سے عقیدت پیدا ہوگئی۔ ایک دو اور باتیں بھی ایسی ہوئیں کہ جن سے مجھے احمدیت سے مزید رغبت پیدا ہوئی اور میں نے احمدیوں کو 4 آنہ چندہ دینا شروع کر دیا۔ اگر انسان کی نیت نیک ہو اور اس میں اخلاص پایا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ انسان کو سیدھے راستے پر ڈال دیتا ہے میرے علاوہ ایک اور شخص برکت علی نام کا بھی تھا جو گورنمنٹ آف انڈیا کا ملازم تھا۔ اس نے بھی چار آنہ چندہ ماہوار دینا شروع کر دیا۔ میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا اور یہ خواب مجھے اب تک اس طرح یاد ہے گویا میں نے وہ واقعہ عالم بیداری میں دیکھا ہو میں نے دیکھا ہم قادیان گئے ہوئے ہیں۔ وہاں ہزاروں اور لوگ بھی ہیں اور حضرت مسیح موعود کا مکان ایک قلعہ کی شکل میں ہے۔ تقریباً شام کا وقت ہے اور حضرت مسیح موعود ایک سفید براق گھوڑے پر تشریف لائے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک بہت بڑے جرنیل ہیں میں آپ کی طرف دوڑتا ہوا گیا ہوں اور وہ دوسرا برکت علی بھی جاتا ہے میں نے سلام کیا۔ پھر دوسرے برکت علی کو حضور نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ برکت علی اب موقعہ ہے "بیعت کرلو" اس نے کہا ہرگز نہیں چنانچہ زندگی بھر اس کو بیعت کرنا نصیب نہیں ہوا۔ جبکہ مجھے خدا تعالیٰ نے بیعت کی توفیق دی۔

انہی دنوں میں نے ایک اور خواب دیکھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر انسان میں اخلاص ہو تو خدا تعالیٰ خواب کے ذریعہ اس کی راہنمائی کرتا ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ ساتھ والے کمرے میں جہاں احمدی دوست رہتے تھے وہاں حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں کسی نے مجھے بتایا کہ مرزا صاحب آئے ہوئے ہیں۔ ان سے مل لو کیا دیکھتا ہوں آپ ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں اور آپ کے سر کے بال لمبے ہیں میں نے اس وقت تک آپ کی شکل نہیں دیکھی ہوئی تھی اور نہ ہی آپ کی تصویر دیکھی ہوئی تھی۔ خواب میں آگے بڑھا اور سلام عرض کیا۔ فرمایا وعلیکم السلام برکت علی تم ہماری طرف کب آؤ گے۔ میں نے عرض کیا حضور اب آہی جاؤں گا۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی اور یہ صبح کا وقت تھا میں پھر اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے واقعہ میں اور یقینی طور پر خواب دیکھی تھی۔ اگر میں نے اس میں اپنی طرف سے کچھ ملایا ہو تو مجھ پر اسی دنیا میں اور نیز آخرت میں عذاب الٰہی ہو میں نے اس خواب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی راہنمائی کے لئے اشارہ سمجھا۔

پھر ایک واقعہ پیش آیا 1901ء کی مردم شماری ہو رہی تھی۔ غالباً مارچ کا مہینہ تھا حضرت مسیح موعود کی طرف سے ایک اشتہار آیا کہ اب مردم شماری ہونے والی ہے جن لوگوں کو یقین ہے میں سچا ہوں اور احمدیت کی صداقت کے نشان ان پر ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور کسی وجہ سے انہوں نے بیعت نہیں کی۔ اپنے آپ کو احمدی لکھادیں میں نے وہ اشتہار پڑھا اور احمدی لکھ دیا اور بعد میں تحریری بیعت کرلی۔ بیعت کے بعد جلسہ سالانہ آیا تو میں قادیان گیا اس وقت کوئی وسیع مہمان خانہ نہ تھا مہمان مختلف گھروں میں ٹھہرے تھے ہم مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان پر ٹھہرے تھے ایک دن صبح ہمیں پتہ چلا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں بیٹھک کے سامنے چبوترہ تھا اور اس کے سامنے صحن جہاں آپ تشریف فرما تھے۔ بالکل ہو بہو میری خواب کے مطابق آپ کو دیکھا ایمان مزید تازہ ہوا اور اس کے بعد کئی اور نشان اللہ تعالیٰ نے صداقت مسیح موعود کے دکھائے۔

مالی خدمات

(1) آپ بیان فرماتے ہیں کہ دفتر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی میں 32 ہزار روپیہ کی لاٹری آئی جس کا شملہ میں بہت چرچا تھا ہمیں بھی لالچ ہوا کہ ہم بھی لاٹری خرید لیں میں نے اپنے چیف سپرنٹنڈنٹ کو درخواست دی کہ ہم بھی اپنے دفتر میں ایک فنڈ کھول لیں جہاں کلرک 8 آنے ماہوار دے کر شریک ہو جائیں اور جب کچھ رقم جمع ہو جائے تو لاٹری ٹکٹ لے لیں ابتداء میں تو کوئی خاص رقم ہاتھ نہ آئی 1903ء میں جب لاٹری نکلی تو اس کا نصف حصہ جو تقریباً سوا لاکھ روپیہ تھا ہمیں ملا ہم میں سے ہر ایک کے حصہ میں تقریباً ساڑھے سات ہزار روپے آئے۔ روپیہ تو میرے ہاتھ آگیا لیکن پتا نہیں تھا اس کا استعمال میں لانا جائز ہے یا نہیں کیونکہ یہ سلسلہ میرے بیعت سے قبل کا ہے جب حضرت مسیح موعود سے اس کا ذکر کیا اور پوچھا کہ غیر احمدی ہونے کی حالت میں یہ چندہ جمع کرکے میں یہ کام کرتا رہا اب مجھے شبہ ہے کہ واللہ اعلم یہ جائز ہے کہ نہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ روپیہ تمہارے لئے جائز نہیں یہ تو جوآ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز حرام نہیں اس لئے فی سبیل اللہ یتامیٰ و مساکین میں تقسیم کردیں سو میں نے ایسا ہی کیا تمام رقم نیک کاموں میں خرچ کردی۔

(2) مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے آپ نے بڑی رقم چندہ دیا۔

(3) تعمیر منارۃ کی تحریک میں سو روپیہ چندہ دینے والوں کے نام منارہ پر کندہ کئے جاتے تھے۔ یہ دونوں میاں بیوی بھی خوش قسمت ہیں جنہیں اس پیشگوئی کو پورا کرنے میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

(4) آج سے 60-62 سال قبل آپ نے 4 سال میں تقریباً ستر سو روپیہ چندہ دیا جو جماعت شملہ کے اس عرصہ کے مجموعی چندہ کا ایک تہائی تھا۔ 1909ء، 1908ء میں مالی خدمت کی رپورٹ کے مطالعہ کے بعد موقر الحکم نے تحریر کیا "بعض اوقات چندوں کے دینے میں تو ایک فرد بھی بے نظیر کام کر جاتا ہے۔ جیسا کہ شملہ کی انجمن کی رپورٹ میں وہاں کے درخشندہ گوہر بابو برکت علی کا نام ہے۔"

قلمی و لسانی جہاد میں شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت سلطان القلم مسیح موعود کی فوج میں شامل ہو کر قابل قدر خدمات کا موقع عطا ہوا۔ نیز حضور کے عہد مبارک میں تین مضمون و تقاریر البدر میں شائع ہوئیں۔ اس مبارک عہد میں آپ نے چھ تقاریر شملہ میں کیں جو خلافت اولیٰ میں کتابچوں کی شکل میں شائع ہوئیں۔

قدامت روح و مادہ اور تناسخ۔ اس نام کی اس موضوع پر آپ کی تصنیف کے متعلق علامہ میر محمد اسحاق صاحب اپنی معرکۃ الآراء حدیث روح مادہ کے دیباچہ میں تحریر کرتے ہیں کہ جو شخص اس مسئلہ کی تحقیق بطور خود کرنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کے علاوہ فلاں فلاں کتب و رسالہ جات سے ضرور مدد لے اس فہرست میں حضرت خاں صاحب کی تصنیف کا بھی نام شامل تھا جس سے اس کا بلند پایہ علمی مرتبہ ظاہر ہوتا ہے۔

رسالہ گوشت خوری (اکتوبر 1904ء)

آپ کی تین تقاریر کا مجموعہ ہے۔ رسالہ تشحیذ الاذہان جو کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی ادارت میں شائع ہوتا تھا اور آپ ہی کا جاری کردہ تھا۔ اس میں ایک زبردست تقریر ہے جو منشی برکت علی صاحب نے انجمن اسلامیہ شملہ میں کی۔ آپ نے اس تقریر میں عقلی و نقلی دلائل پیش کئے۔ روز روشن کی طرح ثابت کردیا کہ دین اسلام کی ترقی محض قوت قدسیہ آنحضرت ﷺ و دلائل و براہین سے ہوئی نہ کہ شمشیر سے انتخاب خلافت اور اصول قرآن فہمی جیسے موضوعات پر انتہائی دلچسپ و مؤثر تحریرات شائع ہوئیں۔

شملہ میں خدمات

شملہ میں آپ ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ قبول احمدیت کے جلد بعد آپ نے اپنی سرگرمی کی وجہ سے ایک ممتاز درجہ حاصل کرلیا تھا۔ سلسلہ کے اور اخبارات کے چندے آپ کے ذریعہ مرکز کو بھجوائے جاتے۔ سلسلہ احمدیہ کی ابتداء میں صدر اور امیر کے عہدے نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ سیکرٹری جماعت کا سربراہ ہوتا تھا اور وہی صدر اور امیر کے فرائض انجام دیا کرتا تھا چنانچہ خاں صاحب پہلے سیکرٹری اور پھر جنرل سیکرٹری تھے۔ پھر جب امراء کے تقرر کا طریق جاری ہوا تو آپ امیر

مقرر ہوئے۔ 1932ء میں ریٹائرمنٹ تک اس عہدے کو نہایت کامیابی سے ادا کر کے سرخرو ہوئے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ میری نظر سے گزرا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی یا کسی اور نے قادیان کو ق سے لکھنے کے بجائے ک سے لکھا اور اس کے ثبوت میں ڈاک خانہ کی گائیڈ کا حوالہ دیا کہ اس میں بھی Q کے بجائے K سے لکھا ہے جب میں نے افسران کی توجہ اس جانب کروائی تو انہوں نے تصحیح کرلی اس سال جب میں دارالامان گیا تو دو چار دوست ٹانگہ میں گفتگو کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ شملہ سے بابو برکت علی نے اچھا کیا کہ قادیان کے ہجے درست کروا دیئے۔ میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ مجھ جیسے ہیچمدان سے بھی اس نے دینی خدمت لی۔

1907ء‘ 1908ء کی رپورٹ میں لکھا ہے۔ 1907ء کے اواخر میں بشمول شملہ 38 جماعتوں کو انجمن ضلع قرار دیا گیا۔ شملہ میں صرف گنتی کے چند دوست ہیں اور ضلع میں غالباً کوئی احمدی نہیں مگر سال گزشتہ میں قریب تیرہ سو روپے کے چندے جمع کر کے انہوں نے بھیجا ہے جس میں سے 4 سو کی رقم خود اس انجمن کے سیکرٹری بابو برکت علی نے ادا کی ہے۔

9 ۔1908ء کی رپورٹ میں درج ہے بابو برکت علی نے اس سال پانچ سو روپیہ مدٹریکٹ سیریز اور ایک سو روپیہ مد یادگار مسیح میں یکمشت خاص طور پر چندہ عطا فرمایا خداوند کریم ان کے مالوں میں برکات عطا فرمائے۔ اور ان کے ہر کام میں وہ سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے اور تمام کاروبار اس کی رضا کے لئے ہو۔

جماعت شملہ کی نمائندگی میں آپ نے شوریٰ میں 1928۔ 1930 اور 1932ء میں شرکت کی 1930ء کی مشاورت میں خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو ایک کمیٹی کا رکن مقرر فرمایا تا مختلف سرکاری دفاتر کے طریق کو دیکھ کر مشورہ دیں کہ محاسب اور آڈیٹر کا طریق کیا ہونا چاہئے اور ناظر بیت المال کے ساتھ ان کا تعلق کہاں تک اور کس رنگ میں ہونا چاہئے۔

مرکز سلسلہ میں خدمات

سرکاری ملازمت پر ایک اعلیٰ عہدہ پر متمکن رہنے کے ساتھ ہی آپ کو جماعتی تنظیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کا نہایت سرگرم اور فعال رنگ میں خدمت کا ایک عرصہ تک مفید اور کامیاب تجربہ حاصل ہوا تھا۔ ایک ربع صدی سے آپ ممتاز احباب سلسلہ میں شمار ہوتے تھے بعد پنشن قادیان میں اور بعد تقسیم برصغیر لاہور میں متعدد اعلیٰ مناصب سلسلہ مثلاً نائب ناظر ضیافت و صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ پر کامیابی کے ساتھ متمکن رہنا اور وہ بھی خلافت ثانیہ میں یہ آپ کے حسن کارکردگی پر ایک بین دلیل ہے بعد ہجرت آپ کو لاہور میں بطور ناظر مال ذمہ داری سونپی گئی۔

وفات اور تدفین

1958ء کے موسم گرما میں آپ راولپنڈی تشریف لے گئے مختصر سی علالت کے بعد وہاں ہی مورخہ 7۔ اگست 1958ء آپ کی وفات ہوئی. آپ کی عمر 86 سال تھی۔

(حضرت منشی صاحب کے حالات رفقاء احمد جلد سوم سے لئے گئے ہیں)

انوار احمد انوار صاحب مربی سلسلہ

غریب کی زندگی کی سعادتیں

غرباء کو حضرت مسیح موعود کی بشارات

اللہ تعالیٰ کی غرباء کو بشارت

حضرت مسیح موعود آیت ولنبلونکم...... کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

اس کا یہی مطلب ہے کہ قضاء وقدر کی طرف سے ان کو ہر ایک قسم کے نقصان پہنچتے ہیں اور پھر وہ صبر کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی عنائتیں اور رحمتیں ان کے شامل حال ہوتی ہیں۔ کیونکہ تلخ زندگی کا حصہ ان کو بہت ملتا ہے۔ لیکن امراء کو یہ کہاں نصیب۔

بہت سی سعادتیں غرباء کے ہاتھ میں ہیں

خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے۔؟ امیری ایک زہر کھانا ہے۔ اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے۔ جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے۔ لیکن اگر وہ اس کی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے۔ تو نتیجہ ہلاکت ہے۔

ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متمول انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اس کو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہے گی۔ اس نیکی سے محروم رہ جائے گا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا۔ اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا۔ پھر اس سے کیا فائدہ پہنچا۔ یہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہیں کہ اس نے زہر کھائی ہے لیکن تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ اس نے اپنا اثر کر لیا ہے۔ اور وہ ہلاک کر دے گی۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بے جا ظلم۔ تکبر‘ خودپسندی‘ دوسروں کو ایذا پہنچانے‘ اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مفت میں بچ جائے گا۔

(ملفوظات جلد 4 ص 439)

غربت ایک کیمیا ہے

غریبوں کو ہرگز بے دل نہ ہونا چاہئے ان کا قدم آگے ہی آگے ہے۔ لیکن وہ کوشش کریں کہ تھوڑی بہت جو کسر ہے وہ نکال دیویں..... اگر غریب لوگ صبر سے کام لیں تو ان کو وہ حاصل ہو جو اور لوگوں کو مجاہدہ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے بڑا احسان کیا ہے کہ انبیاء کے ساتھ غریبی کا حصہ بھی رکھ دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکریاں چرایا کرتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بھی بکریاں چرائیں۔ کیا امراء یہ کام کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جنگل میں سے ہوا۔ وہاں کچھ پھل دار درخت تھے۔ چند ایک صحابی جو کہ ہمراہ تھے وہ ان کا پھل توڑ کر کھانے لگے تو آپؐ نے فرمایا کہ فلاں درخت کا پھل کھاؤ بہت شیریں ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا حضرتؐ! آپ کو کیسے علم ہے؟ فرمایا کہ جب میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ تو اس جنگل میں بھی آیا کرتا تھا اور ان پھلوں کو بھی کھایا کرتا تھا۔

حضرت مسیح موعود ایک حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سلطان محمود کی (یا ہارون الرشید کی) ایک کنیز تھی اس نے ایک دن بادشاہ کا بستر جو کیا تو اسے گدگدا اور ملائم اور پھولوں کی خوشبو سے بسا ہوا پا کر اس کے دل میں آیا کہ میں بھی لیٹ کر دیکھوں تو سہی اس میں کیسا آرام حاصل ہوتا ہے۔ وہ لیٹی تو اسے نیند آگئی جب بادشاہ آیا تو اسے سوتا پا کر ناراض ہوا اور تازیانہ کی سزا دی وہ کنیز روتی بھی جاتی اور ہنستی بھی جاتی۔ بادشاہ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ روتی اس لئے ہوں کہ ضربوں سے درد ہوتی ہے۔ اور ہنستی اس لئے ہوں کہ میں چند لمحہ اس پر سوئی تو مجھے یہ سزا ملی اور جو اس پر ہمیشہ سوتے ہیں ان کو خدا معلوم کس قدر عذاب بھگتنا پڑے گا۔

(ملفوظات جلد 4 ص 89)

خدا تعالیٰ کی غریبوں کے حق میں سفارش

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسنم من الناس۔ یہ صرف غریبوں کے حق میں ہے۔ کہ جن کے کپڑے میلے ہوتے ہیں اور ان کو چنداں علم بھی نہیں ہوتا خدا تعالیٰ کا فضل ہی ان کی دستگیری کرتا ہے۔ کیونکہ امیر لوگ تو عام مجلسوں میں خود ہی پوچھے جاتے ہیں اور ہر ایک ان سے بااخلاق پیش آتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے غریبوں کی سفارش کی ہے۔ جو بے چارے گمنام زندگی بسر کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 4 ص 70)

نوع انسان پر شفقت کرنا عبادت ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں۔ کیونکہ میں بہت بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ان باتوں سے پاک ہے۔ تو کب ایسا تھا۔ جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔؟ تب وہ فرمائے گا۔ کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبر گیری کی۔ وہ ایسا معاملہ تھا گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اور گروہ پیش ہو گا۔ ان سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ برا معاملہ کیا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا۔ ننگا تھا کپڑا نہ دیا۔ میں بیمار تھا میری عیادت نہ کی تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ایسی باتوں سے پاک ہے۔ تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔

(ملفوظات جلد 4 ص 438)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو
سینہ میں جوش غیرت اور آنکھ میں حیا ہو
لب پر ہو ذکر تیرا دل میں تری وفا ہو
شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰ ہو
محمود عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو روح میری سجدہ میں اور سامنے خدا ہو

(کلام محمود)

راجہ برہان احمد صاحب

جابر بن حیان دنیا کا پہلا کیمیا دان

"سائنسی انکشافات کی تاریخ میں جو مختلف ادوار آتے ہیں ان کی تھوڑی وضاحت شاید بے محل نہ ہو۔ جارج سارٹن (Georgesarton) نے اپنی شہرہ آفاق پانچ جلدوں پر مشتمل تاریخ سائنس میں سائنسی کارناموں کی تاریخ کو نصف صدی کی اکائیوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر نصف صدی کے کارناموں کو ایک مرکزی شخصیت سے منسوب کیا ہے......750ء سے 1100ء تک یعنی ساڑھے تین سو سال کا مسلسل زمانہ جابر، خوارزمی، مسعودی ابوالوفا، البیرونی اور بوعلی سینا، ابن ہیثم اور عمر خیام یعنی عرب، ترک، افغان اور اہل ایران کا زمانہ ہے۔ ان سب کا تعلق عالم اسلام سے تھا۔"
(سائنس اور رجحان نو: از ڈاکٹر عبدالسلام ص 236)

> الکیمیا ہی کے میدان میں نہیں بلکہ عمومی طور پر سائنس کی تاریخ اور خود اسلام کی علمی تاریخ میں جابر کا جو بلند پایہ مقام ہے ابھی اس سے کما حقہ آگاہی نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی اس کے خیالات و افکار اور سائنسی نظریات کا تفصیلی مطالعہ نہیں کیا گیا، لیکن مستقبل میں اس کی کتابوں کا بنظر عمیق مطالعہ اور اس کے نتائج کی تحقیق کے بعد سائنس میں جابر کے صحیح مقام کا تعین باسانی کیا جا سکے گا۔

صدیاں گزر چکی ہیں لیکن قرون وسطیٰ کے مسلمان دانشوروں، سائنسدانوں، انجینئروں، طبیبوں اور صنعت کاروں کی تابانیوں میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آیا۔ ان کے نظریے ان کے علوم و فنون ان کی عمارتیں اور ان کی ایجادات آج بھی بہت سے ترقی یافتہ علوم و افکار و ایجادات کی بنیاد ہیں اور بعض نظریات تو تھوڑے بہت فرق کے ساتھ اب تک جوں کے توں موجود ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے کارزار حیات کے مختلف شعبوں میں تجربے کئے اور فنی اور طبی طریقوں سے انسان کی فلاح و بہبود کے لئے قدرت کے بہت سے رازوں سے پردے اٹھائے فن پیدا کیا اور فن کے ذریعہ ان کا واحد مقصد انسانیت کے کاروان کو مثبت اور روشن راستے پر گامزن کرنا تھا۔ بلاشبہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ قدیم و جدید فنی و طبی علوم کے درمیان ایک کڑی تھے۔ ایک ایسی کڑی جس کے نشانات اہم اور نہ مٹنے والے ہیں۔ اس اہم دور کے نامور مسلمان سائنسدانوں میں ایک اہم نام "جابر بن حیان" کا ہے۔ جابر بن حیان کے بارے میں اب تک جتنے حقائق ہمارے سامنے آئے ہیں، ان میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جس پر سب مورخین متفق ہوں۔ مثلاً اس کی تاریخ پیدائش، جائے پیدائش، تاریخ وفات، اس کی شناخت، اس کے اساتذہ، اس کے دینی عقائد، تصانیف وغیرہ۔ لیکن ایک حقیقت ایسی ہے جس پر تمام اہالیان مغرب و مشرق متفق ہیں۔ اور وہ یہ کہ "جابر بن حیان دنیا کا پہلا ماہر کیمیا ہے۔"

نام و نسب

آپ کا نام جابر اور کنیت ابو عبداللہ تھی، لیکن بعض جگہوں پر آپ کی کنیت ابو موسیٰ بھی درج ہے۔ جیسا کہ الرازی نے آپ کا ذکر ابو موسیٰ کے نام سے کیا ہے۔ آپ کی کنیت زیادہ مشہور نہیں آپ صرف جابر بن عبداللہ یا جابر بن حیان کے نام سے مشہور ہیں۔

ایک تنازعہ اس بات پر بھی ہے کہ جابر بن حیان اور Geber ایک ہی شخص کے نام کی دو صورتیں ہیں یا وہ دونوں علیحدہ شخصیتیں ہیں۔ Geber نامی شخص سے بہت سی لاطینی تصانیف منسوب ہیں۔ کچھ لوگ ان دونوں کو ایک مانتے ہیں جبکہ باقی مورخین کے خیال میں جابر بن حیان اور Geber کے نظریات میں اتنا بُعد ہے کہ وہ تمام تصانیف کسی ایک شخص کی نہیں ہو سکتیں۔

بہرحال آپ کا خاندان کوفہ میں آباد تھا اور آپ کے والد دواسازی کا کام کرتے تھے۔ آپ جنوبی عرب کے "ازد" قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔

ابتدائی حالات

ایک روایت کے مطابق جابر بن حیان کی پیدائش 737ء بمطابق 120ھ میں ہوئی۔ ان دنوں آپ کے والد ایران آئے ہوئے تھے جہاں ان کو گرفتار کر کے مار دیا گیا۔ اسی طرح جابر کی جائے پیدائش موجودہ مشہد کے نزدیک ایک قصبہ جس کا نام طوس تھا بتائی جاتی ہے۔ والد کی وفات کے وقت جابر بچہ تھا۔ چنانچہ جابر کی ماں اپنے ننھے بچے کو ساتھ لے کر عرب میں چلی گئی اور وہاں اپنے قبیلے کے لوگوں میں رہنے لگی اور یہیں جابر نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔

اساتذہ

جابر بن حیان اپنے ایک استاد کا نام جعفر بتاتا ہے۔ لیکن اس بارے میں بھی اختلاف رائے ہے کہ دراصل وہ کون سے جعفر ہیں۔ وہ خود کہتا ہے کہ وہ امام جعفر الصادق ہیں۔ کچھ مورخین اس کی تائید کرتے ہیں اور کچھ تردید۔ تردید اس بنیاد پر کی جاتی ہے کہ شیعہ کتب میں امام جعفر الصادق کے کسی ایسے شاگرد کا ذکر نہیں ملتا، جس کا نام جابر ہو۔ اس لئے وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ جعفر برمکی یا کوئی اور جعفر ہو گا۔ لیکن تاریخ میں اس زمانے کے کسی اور جعفر کا تذکرہ نہیں ملتا۔

دیگر نام جو جابر کے استادوں کی فہرست میں شامل ہیں۔ ان میں "حربی الحمیدی" ہیں۔ اس کے علاوہ اموی شہزادہ خالد بن یزید بن معاویہ، خلیفہ ہارون الرشید اور دیگر برمکی خاندان کے اکابرین کی محفلوں میں بھی آپ نے مختلف باتیں سیکھیں۔

سائنسی زندگی کا آغاز

جابر بن حیان کی سائنسی زندگی کا باقاعدہ آغاز اس وقت ہوا جب اس نے مدینہ سے کوفہ میں آ کر رہائش اختیار کی۔ یہاں اس نے اپنی تجربہ گاہ قائم کی اور کیمیا کی ان تحقیقات کی تکمیل کی جن کی وجہ سے اس کو دنیا کا پہلا کیمیادان ہونے کا اعزاز ملا۔

جابر کے زمانے میں کیمیا کی ساری کائنات کم قیمت دھاتوں مثلاً پارہ، تانبہ، چاندی وغیرہ کو سونے میں منتقل کرنے کی کوشش کے گرد ہی گھومتی تھی، لیکن جابر کی تحقیقات کا دائرہ اس کوشش رائیگاں سے کہیں زیادہ وسیع تھا۔ وہ تجرباتی کیمیا کا بانی تھا اور یہی وہ خصوصیت ہے جس کے باعث اس کا شمار اپنے دور کے ممتاز سائنسدانوں میں ہوتا ہے۔ جابر خود کہتا ہے

"کیمیا میں سب سے ضروری شے تجربہ ہے۔ جو شخص اپنے علم کی بنیاد تجربے پر نہیں رکھتا وہ ہمیشہ غلطی کھاتا ہے۔ پس اگر تم کیمیا کا صحیح علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو تجربوں پر انحصار کرو اور صرف اسی علم کو صحیح جانو جو تجربے سے ثابت ہو جائے۔ ایک کیمیا دان کی عظمت اس بات میں نہیں ہے کہ اس نے کیا کچھ پڑھا ہے۔ بلکہ اس بات میں ہے کہ اس نے کیا کچھ تجربے کے ذریعہ ثابت کیا ہے۔"

ایجادات

جابر بن حیان اور اس کے ہمعصروں اور پیشروؤں کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ انہوں نے سائنس اور ایجادات کی دنیا میں موزوں آلات کے بغیر تہلکہ مچا دیا۔ جابر بن حیان نے قرع انبیق نامی ایک آلہ ایجاد کیا تھا جس کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں کیمیاوی مادوں کو پکایا جاتا تھا۔ اس مرکب سے اٹھنے والے بخارات کو ایک نالی کے ذریعے آلے کے دوسرے حصے میں لے جا کر ٹھنڈا کیا جاتا تھا یہاں تک کہ وہ دوبارہ مائع میں تبدیل ہو جاتے تھے۔ یہ عمل کشید کہلاتا ہے اور آج کل بھی جو آلہ اس عمل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہ قرع انبیق سے مشابہہ ہے۔ اس آلے کو ریٹارٹ (Retart) کہتے ہیں۔

جابر نے "شورے کا تیزاب" اور دوسری اہم ترین دریافتیں اسی قرع انبیق کی مدد سے کی تھیں۔ چنانچہ "شورے کے تیزاب" کی تیاری کے تجربہ کے بارے میں وہ لکھتا ہے۔

"میں نے قرع میں کچھ پھٹکڑی ہیرا کسیس اور قلمی شورہ ڈالا اور اس کے منہ کو انبیق سے بند کر کے اس کو کوئلوں کی آگ پر رکھ دیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد میں نے دیکھا کہ حرارت کے عمل سے انبیق کی نلی میں سے بھورے رنگ کے بخارات نکل رہے تھے۔ یہ بخارات بیرونی برتن میں جو تانبے کا تھا۔ داخل ہو کر مائع کی حالت میں بدل جاتے ہیں لیکن یہ مائع اتنا تیز تھا کہ اس نے تانبے کے برتن میں سوراخ پیدا کر دیئے میں نے اس کو چاندی کی کٹوری میں جمع کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس میں بھی اس مائع سے سوراخ پڑ گئے۔ چمڑے کی تھیلی میں بھی اس مائع نے چھید ڈال دیئے۔ خود قرع انبیق کو بھی اس سے نقصان پہنچا اور اس کا رنگ اتر گیا۔ میں نے اس مائع کو انگلی لگائی تو میری انگلی جل گئی اور مجھے کئی روز تک تکلیف رہی۔ میں نے اس مائع کا نام تیزاب رکھا ہے اور چونکہ اس کی تیزی میں قلمی شورے کی مقدار زیادہ ہے اس لئے اس کو قلمی شورے کا تیزاب کہنا مناسب ہو گا۔ عام اشیاء میں سے ایک سونا اور دوسرا شیشہ یہی دو چیزیں مجھے ایسی مل سکی ہیں جن پر اس تیزاب کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔"

جابر بن حیان کی یہ کامیابی اس کے شوق کے لئے مہمیز تھی چنانچہ وہ مزید تجربات میں جت گیا۔ نتیجے کے طور پر وہ بہت سے کیمیاوی مادوں کی دریافت کنندہ موجد کی حیثیت سے آج بھی زندہ ہے۔ اس نے گندھک، شورے، ہیرا کسیس اور نوشادر کی مدد سے شورے کے علاوہ گندھک کا تیزاب اور ایکوا ریجیا بنایا۔ اس نے ایک ایسا تیزاب بنایا جس سے سونے کو پگھلایا جا سکتا تھا۔ اس نے عمل تکلیس یعنی دھات کا کشتہ بنانے کے عمل میں اصلاحات کیں اور بتایا کہ دھات کا کشتہ بناتے وقت اس کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ عمل کشید اور فلٹر کا طریقہ اس کی ایجادات ہیں۔ اس نے قلماؤ یعنی Crystallization کا طریقہ دریافت کیا۔ اس کے علاوہ اس نے تین قسم کے نمکیات دریافت کئے۔ اس نے فولاد بنانے، لوہے کو زنگ سے بچانے اور لوہے پر وارنش کرنے کا طریقہ ایجاد کیا، موم جامہ بنایا۔ چمڑے کو رنگنے کا طریقہ بتایا اور بالوں کو رنگنے کے لئے خضاب تیار کیا۔

کتب

جابر بن حیان نے مختلف موضوعات پر اتنی کتابیں لکھیں کہ انسان کی عقل سن کر دنگ رہ جاتی ہے۔ علم فلسفہ، کیمیا، طب وغیرہ پر سینکڑوں تصانیف پائی جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے محققین کا اس بات پر اختلاف ہے کہ یہ تمام تصانیف آپ کی ہیں بھی یا نہیں۔ الفہرست ابن ندیم میں لکھا ہے کہ "ابو موسیٰ" (جابر بن حیان) کہتے ہیں کہ میں نے 300 کتابیں فلسفہ کے موضوع پر "کتاب تقاطیر" کے انداز کی، اور ایک ہزار تین سو کتابیں آلات حرب کے متعلق تصنیف کیں۔ بعد ازاں میں نے طب کے موضوع پر ایک ہزار بڑی کتابیں لکھیں۔ علاوہ ازیں چھوٹی اور بڑی کتابیں لکھیں...... پھر ایک کتاب کیمیاگری کے بارے میں لکھی جو کتاب الملک کے نام سے

مشہور ہے۔ ایک کتاب لکھی جو الریاض کے نام سے معروف ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی کتب ان کی موجود ہیں۔

وفات

جابر بن حیان 803ء میں کوفہ چلا گیا اور اپنی باقی ماندہ زندگی یہیں گزاری اور خلیفہ مامون الرشید کی تخت نشینی تک یعنی 813ء تک زندہ رہا۔ یہ ان محققین کا بیان کردہ سن وفات ہے جن کے نزدیک آپ کا سن ولادت 737ء ہے۔

جو عظیم مقام اس عظیم سائنسدان کا تھا ابھی اس سے کما حقہ آگاہی نہیں ہوئی اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس کی قدر نہ کی اور اس کے خیالات و افکار اور سائنسی نظریات کا تفصیلی مطالعہ اور اشاعت نہیں کی جس کی وجہ سے کہیں کہیں اس کی ذات ابہامات کا شکار ہے۔ امید ہے کہ دین حق کے علمبردار مستقبل میں اس کی کتابوں کا بنظر عمیق مطالعہ اور اشاعت کریں گے مزید یہ کہ اس کے نتائج کی تحقیق کے بعد سائنس میں جابر کے صحیح مقام کا تعین بآسانی کیا جاسکے گا۔

کتب جن سے استفادہ کیا

1۔ سائنس اور جہان نو (ڈاکٹر محمد عبدالسلام کے لیکچرز کا مجموعہ) ناشر فرنٹیر پوسٹ پبلیکیشنز۔ سن اشاعت 1992ء

2۔ الفہرست ابن ندیم از محمد بن اسحاق ندیم ترجمہ محمد اسحاق بھٹی ادارہ ثقافت اسلامیہ۔ طبع اول جون 1969ء

3- Encyclopedia Brita nica Volume 10 Under word Geber (1951)

4۔ دنیا کے عظیم سائنسدان مرتبہ رقیہ جعفری + سرفراز احمد ناشر اردو سائنس بورڈ طبع اول 1992ء

5۔ معروف مسلم سائنسدان اردو سائنس بورڈ لاہور 1993ء

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو [illegible] بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32594 میں Toure Amadou Mohammad ولد Toure Mohammad پیشہ مشنری عمر 54 سال بیعت 1961ء ساکن آئیوری کوسٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-10-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/FCFA 58685 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Toure Amadou Mohammad آئیوری کوسٹ گواہ شد نمبر 1 Abdullah Joe-Anan آئیوری کوسٹ گواہ شد نمبر 2 Sueedur Rahman آئیوری کوسٹ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32595 میں Matepo ولد Abdul Wahhab پیشہ Civil Servant عمر 33 سال بیعت 1972ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/4000 M ماہوار بصورت Civil Servant مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Abdul-Wahhab نائیجیریا گواہ شد نمبر 1 Tuohed aluosekan نائیجیریا گواہ شد نمبر 2 حافظ عبدالعزیز Shobaybe نائیجیریا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32596 میں Ous Ma Ne Mulaja ولد مکرم Mulaja Kabengele پیشہ مشنری عمر 36 سال بیعت 1985ء-6-4 ساکن کانگو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-4-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین بر قبہ 3 ہیکٹر مالیتی۔/500 $ اس وقت مجھے مبلغ۔/75 $ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ousmane Mulaja کانگو گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد ظفر مربی سلسلہ وصیت نمبر 26340 گواہ شد نمبر 2 A'lidjan وصیت نمبر 30470۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32597 میں نصیرالدین شمس ولد چوہدری شمس الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 99-7-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/600 مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیرالدین شمس جرمنی گواہ شد نمبر 1 محمد احمد ولد غلام رسول صاحب جرمنی گواہ شد نمبر 2 سلمان احمد جرمنی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32598 میں فائزہ قدسیہ قمر بنت ذوالفقار احمد قمر قوم کھرل پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہائیڈل برگ جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور لاکٹ بالیاں وزنی 3 تولہ مالیتی۔/900 جرمن مارک، گھڑی مالیتی۔/1200 مارک۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150 مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فائزہ قدسیہ قمر بنت ذوالفقار احمد صاحب قمر جرمنی گواہ شد نمبر 1 ذوالفقار احمد قمر والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد منظور وصیت نمبر 23289۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32599 میں سید افتخار احمد ولد سید وقار احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-6-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1500 مارک ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید افتخار احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد بٹ جرمنی گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف جرمنی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32600 میں محمد معین الدین ولد محمد بشیرالدین قوم شیخ پیشہ ریٹائرڈ عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-5-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ بر قبہ ایک کنال واقع واپڈا کالونی فیصل آباد مالیتی۔/50000 روپے۔ 2۔ پلاٹ بر قبہ ایک کنال واقع واپڈا کالونی پشاور مالیتی۔/22000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000 روپے ماہوار بصورت پنشن + 225 کینیڈین ڈالر جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 99-7-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد معین الدین مانٹریال کینیڈا گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالحمید کاہلوں وصیت نمبر 20366 گواہ شد نمبر 2 اسامہ سعید وصیت نمبر 28840۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

مکرم چوہدری محمد اکبر آصف صاحب زعیم انصار اللہ دارالعلوم غربی (ب) تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بیٹے عزیزم سہیل اقبال حال کیلگری کینیڈا کا نکاح ہمراہ عزیزہ عابدہ نسیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب انھوال آف بھوڑو ضلع شیخوپورہ حال دارالصدر غربی ربوہ بعوض 7 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر، مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے مورخہ 12-3-2000 بعد نماز عصر بیت المبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم صوفی شریف احمد صاحب ابن صوفی فضل الٰہی صاحب لمبی علالت کے بعد مورخہ 25- فروری 2000ء بروز جمعۃ المبارک بعمر تقریباً 80 سال لاہور میں انتقال فرما گئے۔ آپ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ مرحوم امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کے داماد تھے۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر لاہور چھاؤنی میں مکرم مربی صاحب نے پڑھائی اور لاہور میں ہی تدفین عمل میں آئی۔ قبر کی تیاری کے بعد مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد نے دعا کروائی۔ سوگواران میں آپ کے صاحبزادگان مکرم عظیم احمد صاحب کنٹریکٹر لاہور۔ عرفان احمد صاحب Siemens کمپنی کراچی۔ کرنل (ریٹائرڈ) شاہد احمد صاحب لاہور چھاؤنی ڈاکٹر راشد احمد صاحب MRCP لاہور اور ڈاکٹر افضال احمد صاحب ایف۔ آر۔ سی۔ ایس لندن ہیں۔

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کی اولاد کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم حنیف احمد صاحب بابت ترکہ مکرم حمید احمد کلیم صاحب)

مکرم حنیف احمد صاحب ابن مکرم میجر حمید احمد کلیم صاحب آف شاہنواز لمٹیڈ۔ والٹن روڈ لاہور چھاؤنی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ / کوٹھی نمبر 17/2 دارالصدر شمالی ربوہ رقبہ 2 کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کے جملہ ورثاء کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1- محترمہ سعیدہ خالدہ صاحبہ (بیوہ)
2- محترم حنیف احمد صاحب (پسر)
3- محترم نظیف احمد صاحب (پسر)
4- محترم نوید احمد صاحب (پسر)
5- محترمہ سلمیٰ منیر صاحبہ (دختر)
6- محترمہ ثمینہ عظمت صاحبہ (دختر)
7- محترمہ روبینہ زاہد صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

☆☆☆☆☆

سپاس تعزیت

○ محترم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم ملک محمد سلیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (5- مارچ 2000ء) کے موقع پر خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد و دیگر احباب جماعت نے کثیر تعداد میں خاکسار کے غریب خانے پر تشریف لا کر دلی تعزیت فرمائی، احباب محلہ اور خدام الاحمدیہ نے بڑی محبت سے ہر طرح تعاون کیا۔ اندرون و بیرون ملک سے بھی فون پر تعزیتی پیغامات موصول ہوئے۔ خاکسار اپنی طرف سے اور اپنے برادر اکبر ملک حفیظ الرحمٰن صاحب (آف ایڈنبرا) اور دیگر بہن بھائیوں کی طرف سے ان سب بزرگان و احباب کا تہہ دل سے ممنون ہے جنہوں نے اس عظیم صدمہ کے موقع پر غم بٹایا اور دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ جمیل احمد صاحب (مرحوم) محلہ دارالفضل ربوہ بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔

○ مکرم خواجہ منیر احمد صاحب (ر) اسسٹنٹ ڈائریکٹر انفارمیشن عرصہ تین چار سال سے صاحب فراش ہیں۔

○ مکرم چوہدری نثار احمد صاحب گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بعارضہ قلب ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گذشتہ چار دن سے شدید بیمار ہیں۔

ان سب مریضوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و رخصتانہ

○ 27- فروری 2000ء بروز اتوار مکرم رانا جاوید اقبال صاحب ابن مکرم رانا سلیم احمد صاحب ساکن رائے پور ضلع سیالکوٹ حال جرمنی کا نکاح نگہت فرزانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم ساکن ہڈال ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ بعوض دو لاکھ روپے حق مہر۔ نیز مکرم عثمان احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ ابن مکرم صوبیدار ریٹائرڈ ناصر احمد صاحب چیمہ دارالیمن شرقی ربوہ کا نکاح بعوض چھتیس ہزار روپے حق مہر ہمراہ مبشرہ بشیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم ساکن ہڈال ضلع سیالکوٹ مکرم بشارت احمد صاحب چیمہ مال آمد ربوہ نے پڑھا ہر دو باراتوں کا استقبال اور ریفریشمنٹ کا انتظام سیالکوٹ چھاؤنی کے ریسٹورنٹ میں کیا گیا۔

احباب جماعت سے ان رشتوں کے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے ہم زلف محترم ڈاکٹر محمد جمیل صاحب بعمر 80 سال مورخہ 26- فروری 2000ء کو بمقام لاہور وفات پا گئے۔ مرحوم نے شیگن یونیورسٹی امریکہ سے ایم ایس سی اور ڈی وی ایم کی ڈگریاں حاصل کر کے 1948ء میں پاکستان آئے اور اسی سال سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ پشاور میں حیوانات کے عوارض کے بارے میں تقریباً 15 سال تک تحقیقی شعبہ سے منسلک رہے اور کئی تحقیقی مضامین بین الاقوامی جرائد میں شائع کئے۔ بعد ازاں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں پروفیسر تعینات ہوئے۔ 1968ء میں اقوام متحدہ کے ادارے ایف۔ اے۔ او نے انہیں ایشیا بھر سے منتخب کیا اور ان کا پہلا تقرر برما میں ہوا۔ اور وہاں کی جماعت کے فعال رکن رہے۔ 1973ء میں ان کا تبادلہ انڈونیشیا ہو گیا۔

مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ، ڈاکٹر نعیم احسن جمیل، وسیم احسن جمیل، فہیم احسن جمیل اور کرنل غنیم احسن جمیل شامل ہیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سید الطاف حسین شاہ صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ مورخہ 12-3-2000 رات 12 بجے بعمر 63 سال وفات پا گئے ہیں مورخہ 13-3-2000 کو بیت المہدی میں ان کا جنازہ بعد از نماز عصر مکرم شیخ یونس صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ اور تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔ بعد از تدفین قبر تیار ہونے پر مکرم محمد رفیق شاہ صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم کو عرصہ 15 سال فضل عمر ہسپتال میں خدمت کی توفیق ملی۔

احباب جماعت دعا کی درخواست ہے کہ وہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

○ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالحمید صاحب لنگاہ 2/38 دارالعلوم شرقی مورخہ 10-3-2000 بروز جمعۃ المبارک بعارضہ قلب وفات پا گئیں مرحومہ کی عمر 52 سال تھی۔

اگلے روز احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب نے دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں ہیں مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم محمد احمد صاحب حفاظت خاص میں خدمت سلسلہ بجا لا رہے ہیں اور ان کے بڑے بیٹے سکول ٹیچر ہیں۔

مرحومہ نہایت ملنسار۔ مہمان نواز اور بہت شفیق خاتون اور دعاگو تھیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شاہد محمود آکاش صاحب (کارکن F.O.H) کے تایا جان مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب آف کراچی مورخہ 11-3-2000 بوجہ ہارٹ اٹیک بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نہایت مخلص اور نیک سیرت انسان تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 65 برس تھی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد صاحب شرما نے 1988ء کو الاصف سکوائر کراچی سے وصیت کی تھی اگر موصوفہ یا ان کے کوئی عزیز یہ اعلان پڑھیں تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 129-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین دفتر جلسہ سالانہ۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

زبیر خلیل خان صاحب

جوہری تجربات پر جامع پابندی کا معاہدہ (سی ٹی بی ٹی)

معاہدہ کا پس منظر

اس معاہدہ کو موجودہ شکل میں لانے کے لئے تقریباً چالیس سال کا عرصہ لگا ہے۔ 1954ء میں بھارت کے لیڈر جواہرلال نہرو وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اس بات کا پرجوش پرچار کیا تھا کہ دنیا میں جوہری دھماکوں پر پابندی لگادی جائے۔ 1963ء میں فضاء میں جوہری دھماکوں پر پابندی لگانے کا معاہدہ کیا گیا۔ اس کے بعد 1974ء میں زیرزمین دھماکوں پر پابندی لگادی گئی۔ 1945ء میں جبکہ پہلا ایٹم بم استعمال کیا گیا اور 1996ء میں جب کہ سی ٹی بی ٹی معاہدہ دستخطوں کے لئے مکمل کیا گیا اس اکیاون برس کے عرصہ میں دنیا بھر میں دو ہزار جوہری دھماکے کئے جاچکے تھے۔

معاہدہ نافذالعمل کس طرح ہو گا

سی ٹی بی ٹی معاہدہ کے آرٹیکل XIV کے تحت یہ معاہدہ اس وقت تک نافذالعمل رہے گا جب تک کہ دنیا میں موجود چوالیس ممالک (جن میں آٹھ ایٹمی طاقتیں اور چھتیس ایٹمی صلاحیت رکھنے والے ممالک شامل ہیں) اس معاہدہ پر نہ صرف دستخط کریں بلکہ اس معاہدہ کی توثیق بھی کریں۔ متذکرہ بالا چوالیس ممالک کی فہرست انٹرنیشنل اٹامک انرجی کمیشن نے تیار کی ہے جس میں پاکستان بھی بہرحال شامل ہے۔

معاہدہ کا اصل متن 127 ممالک نے مل کر تیار کیا ہے اور یہ متن ستمبر 1996ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے منظور کرلیا تھا۔ اقوام متحدہ کی منظوری کے بعد 24۔ ستمبر 1996ء کو یہ معاہدہ اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں دستخطوں کے لئے رکھ دیا گیا ہے۔ 1996ء سے لے کر اب تک چوالیس ممالک میں سے سوائے پاکستان اور بھارت اور شمالی کوریا کے تمام ممالک نے اس معاہدہ پر دستخط کردئے ہیں اور اکثر نے توثیق بھی کردی ہے۔

نومبر 1996ء سے معاہدہ پر عملدرآمد کے لئے بنیادی ڈھانچے بھی بنادئے گئے ہیں۔ عملدرآمد کے لئے جرمنی کے Wolfgang Hoffmann کو 1997ء میں معاہدہ کا تنظیمی سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے جس دن یہ معاہدہ دستخطوں کے لئے رکھا گیا تھا اگر تین سال کے عرصہ کے اندر تمام چوالیس ممالک اس پر دستخط نہ کریں اور اس کی توثیق نہ کریں تو پھر ایسے ممالک جنہوں نے اس کی توثیق کردی ہو وہ ایسے اقدامات کریں گے جن کی رو سے دستخط نہ کرنے والے اور توثیق نہ کرنے والے ممالک پر دباؤ ڈالا جائے گا کہ وہ اس معاہدہ پر دستخط بھی کریں اور اس معاہدہ کی توثیق بھی کریں۔ جس دن چوالیس ممالک معاہدہ کی توثیق کردیں گے اس دن سے 180 دنوں کے بعد یہ معاہدہ نافذالعمل ہو جائے گا۔ واضح رہے کہ معاہدہ پر دستخط کرنا ایک علیحدہ عمل ہے اور توثیق کرنا ایک علیحدہ عمل ہے۔ مثلاً امریکہ اور چین نے معاہدہ پر دستخط تو کردئے ہیں لیکن توثیق نہیں کی ہے۔ بلکہ کچھ عرصہ قبل امریکی پارلیمنٹ نے اس معاہدہ کی توثیق کرنے سے انکار کردیا ہے۔

معاہدہ ہے کیا؟

سی ٹی بی ٹی معاہدہ کی رو سے دنیا کے تمام ممالک یہ کوشش کریں گے کہ تمام دنیا میں جوہری ہتھیاروں اور دھماکوں پر پابندی لگائی جائے۔ آئندہ جوہری ہتھیاروں اور دھماکوں کی تحقیق کا کام ختم کردیا جائے۔ اور موجودہ جوہری ہتھیاروں کو بتدریج تلف کردیا جائے تاکہ ان کی وجہ سے انسانیت کو جو خطرات درپیش ہیں ان کا سدباب ہو جائے۔

معاہدہ کی تفصیلات

یہ معاہدہ 23370 الفاظ پر مشتمل ہے۔ شروع میں دیباچہ ہے جس میں معاہدہ کے مقاصد کا ذکر ہے۔ پروٹوکول کے حصہ میں معاہدہ کے نافذالعمل ہونے اور تکنیکی طریقہ کار کی وضاحت ہے۔ اس پروٹوکول کے ساتھ بھی دو اضافی انیکس (Anex) لگے ہیں۔ جن میں بین الاقوامی مانیٹرنگ اسٹیشنوں کی تفصیل ہے۔ علاوہ ازیں بین الاقوامی ڈیٹا سنٹر کے طریقہ کار کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ معاہدہ کے متن میں معائنہ' شکایات' معاہدہ سے روگردانی' اختلافات وغیرہ یعنی ہر ممکنہ پہلو پر تفصیلی بحث کی گئی ہے اور کسی پہلو کو بھی تشنہ نہیں رکھا گیا۔

گذشتہ کافی عرصہ سے پاکستان کے اور بین الاقوامی پریس میں اس بات کا چرچا ہے کہ پاکستان کو سی ٹی بی ٹی معاہدہ پر دستخط کردینے چاہئیں یا نہیں۔ کئی لوگ اس حق میں ہیں کہ دستخط کردینے چاہئیں جب کہ کچھ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ تاہم اس بحث و تمحیص میں حصہ لینے والے ایسے لوگ بہت کم نظر آتے ہیں جنہوں نے اس معاہدہ کے متن کا بنظر عمیق مطالعہ کیا ہے۔

جہاں تک اس خدشہ کا تعلق ہے کہ کہیں طاقتور ممالک مل کر کمزور ملکوں کا استحصال نہ شروع کردیں تو اس بات کی ضمانت تو کوئی بھی نہیں دے سکتا۔ جب اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا تھا تو تب بھی سب کا یہی خیال تھا کہ اس سے اقوام متحدہ کے چارٹر میں مبینہ ارفع اور اعلیٰ مقاصد کا حصول ممکن ہو گا۔

(اس مضمون کی تیاری میں سی ٹی بی ٹی کے بنیادی کمیشن واقعہ وی آنا (آسٹریا) انٹرنیشنل سنٹر کی طرف سے جاری کردہ اطلاعات سے مدد لی گئی ہے جو کہ

E-mail: info@ctbto.org.

پر مہیا ہیں۔

عطیۂ خون دیکر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ ☎ 04524-213160

صرف 100 روپے میں
مریض کی ایک سال کی دوا ۔ مریض کی دوا تجویز کرنے کا فن ۔ مزید ڈھیروں طبی معلومات
ہومیوڈاکٹر پروفیسر سجاد 31/55
☎(04524) 212694

نئے سال کی پیشکش
10ML گلاس پیکنگ 6x to 1000 Rs. 10/- | 10ML to CM Rs. 12/-
ہومیوپیتھک پوٹینسیاں رعایتی قیمت پر
ہومیوپیتھک ضروریات کیلئے محمود ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ

چائینز برگر' چکن سینڈوچ' فش اینڈ چپس' اٹالین آئس کریم
ہبہ فاسٹ فوڈ
ریلوے روڈ ربوہ فون 211638

رقبہ و باغ برائے فروخت
موضع کوٹ امیر شاہ ملحقہ ربوہ میں بہترین جنت نظیر موقع پر واقع تقریباً 13 ایکٹر مختلف اقسام کے پھلوں سے آراستہ باغ اور ملحقہ تقریباً 10 ایکٹر زرعی اراضی جس میں 4 ایکٹر آباد اور 6 ایکٹر غیر آباد بھی برائے فروخت موجود ہے۔
رابطہ ربوہ - راجہ رفیق احمد - فون 04524-771
رابطہ چنیوٹ - نادر علی زیدی 0466-334839
رابطہ لاہور - طاہر زیدی
042-7463801-7461596

MEDICAL EQUIPMENT
ECG, CARDIAC MONITORS,
DEFIBS, ULTRASOUND &
PRINTERS, XRAY, CT SCAN
ALL HOSPITAL & LAB EQUIPMENTS
IMS
21 Bank Sqr. Mkt
Model Town Lahore
Tel: 042-5865976 &
Mob: 0303-7584801

ضرورت برائے سٹاف
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ میں مندرجہ ذیل قابلیت کی حامل خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔

۱-	پرنسپل برائے جونیئر سیکشنز	M.A. / M.Sc.	2 آسامیاں
۲-	ٹیچرز برائے سائنس مضامین	B.A. / B.Sc.	5 آسامیاں
۳-	ٹیچرز برائے انگلش مضامین	B.A. / B.Sc.	6 آسامیاں
۴-	ٹیچرز برائے جنرل مضامین	B.A. / B.Sc.	2 آسامیاں
۵-	ٹیچرز برائے کمپیوٹر مضامین (کمپیوٹر آپریٹرز)	ایک سالہ ڈپلومہ کورس آفس مینجمنٹ پر مکمل عبور	3 آسامیاں

درخواستیں ہمراہ مکمل کوائف 25 مارچ تک ادارہ کے آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو 28 مارچ صبح 9 بجے ہو گا۔ (اصل اسناد ہمراہ لائیں)
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ - دارالرحمت وسطی ربوہ فون 211472

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61